[redacted]

# ایک عالم ہے ثنا خواں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا

ستار طاہر

**آرنلڈ ٹوائن بی CIVILIZATION TRIAL(1948):** ''محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے ذریعہ انسانوں میں رنگ و نسل اور طبقاتی امتیاز کا یکسر خاتمہ کر دیا۔ کسی مذہب نے اس سے بڑی کامیابی حاصل نہیں کی جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مذہب کو نصیب ہوئی۔ آج کی دنیا جس ضرورت کے لئے رو رہی ہے، اسے صرف اور صرف مساوات محمدی کے نظریے کی ذریعے ہی پورا کیا جا سکتا ہے۔''

**ای بلائیڈن CHRISTIANITY,ISLAM AND THE NEGRO RACE(pub.1969):** ولیم پین، پادری جارج وائٹ فیلڈ، صدر ایڈورڈز ____ یہ سب لوگ کئی اہم کتابوں کے مصنف تھے اور ان کی شہرت عالمگیر ہے، مسیحی دینیات کی دنیا میں انہیں ممتاز ترین مقام حاصل ہے۔ یہ سب کیسے انسان تھے؟ یہ سب غلامی کے حامی تھے اور سینکڑوں غلام ان کی ملکیت میں تھے۔ حبشی ان کے نزدیک انسان تھے ہی نہیں بلکہ وہ انہیں، شیطان کی اولاد سمجھتے ہوئے ان سے نفرت کرتے اور ان پر ہر ظلم روا رکھنا جائز سمجھتے تھے۔ کتنی صدیوں نے ظلم و ستم کا بازار دیکھا۔ صرف اس لئے کہ یہ دیندار، نیک طینت، سفید فام اس نظریے پر یقین رکھتے تھے کہ خدا نے انہیں یہ حق دیا ہے کہ وہ افریقہ کے حبشیوں کو اپنا غلام بنا سکتے ہیں۔

ان عیسائی دینداروں اور عالموں کا خدا، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا سے کتنا مختلف ہے! محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانوں کو بتایا کہ حبشی اور کالے بھی انسان ہوتے ہیں۔ ان کی اپنی جانیں اور روحیں ہوتی ہیں۔ کلیسا اس کے برعکس عیسائی دینداروں اور کلیسا کے عہدیداروں نے حبشی غلاموں کو بتایا تھا...... ''تمہیں جان لینا چاہیے کہ تمہارے جسم بھی تمہارے اپنے نہیں، بلکہ تمہاری جانوں اور روحوں کے مالک بھی وہی ہیں جنہیں خدا نے تمہارا آقا بنایا ہے۔''

اور پھر اسلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر گھٹیا اعتراض کرنے والے بہت کچھ جان بوجھ کر بھلا دیتے ہیں......

ڈاکٹر میکلیر ہمیں بتاتا ہے:

''پروشیا میں سلاوتو ہم پرستی اس حد تک گہری ہو چکی تھی کہ ہر شخص کو تین شادیاں کرنے کا حق حاصل تھا اور

ان بیویوں کی حیثیت کنیزوں اور باندیوں سے زیادہ نہ تھی، اور پھر جن ان کا خاوند مرجاتا تو اس کی بیواؤں سے یہ توقع کی جاتی تھی کہ وہ اس کے ساتھ جل مریں۔ اگر وہ یہ توقع پوری نہیں کرتی تھیں تو مرنے والے کے لواحقین انہیں قتل کر دیتے تھے۔''

محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جب تک تمہیں اپنی پہلی بیوی کی اجازت حاصل نہ ہو اور جب تک اس کی کوئی جائز شکایت نہ ہو اور جب تک تم دوسری بیوی کے ساتھ ساتھ پہلی بیوی کی کفالت نہ کر سکو اور دونوں میں انصاف کا توازن برقرار نہ رکھ سکو، تمہیں دوسری شادی کی اجازت نہیں۔ سچا اور اصلی اسلام...... جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے، اس نے طبقۂ اناث کو وہ حقوق عطا کیے جو اس سے پہلے اس طبقے کو انسانی تاریخ میں نصیب ہوئے تھے نہ اس کے بعد۔ اسلام نے انسانیت کو متحد کیا۔ اسلام صرف عربوں تک محدود نہیں تھا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا متن اور پیغام پوری انسانیت کے لئے تھا۔ مسیح کے نام لیواؤں نے انسانیت کو جس قعر مذلت میں دھکیل دیا تھا، محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس انسانیت کو امن، مسرت اور مساوات کی فضا میں جینے کا برابر حق دیا۔ افریقہ میں اسلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے شیدائیوں نے جمہوری حکومتیں قائم کیں۔ مسلم فتوحات کے نتیجے میں کالے خطے میں اسلام کی روشنی پھیلی اور تعلیمات محمدی نے انسانوں کو جینے اور سر اٹھانے کا حق بخشا۔ عیسائیت جہاں بھی گئی وہاں انسانوں کو غلام بنایا گیا اور طاقت و جارحیت کے ذریعے ان پر حکمرانی کی گئی۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین جہاں پہنچا وہاں حقیقی جمہوری حکومتوں کا قیام معرض وجود میں آیا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین اور ان کی تعلیمات کو کن الفاظ میں سراہا جا سکتا ہے...... حقیقی انقلاب جو ذہن بدل دے، دل بدل دے، اس کی تعریف کیسے ممکن ہے۔ شمالی افریقہ میں مسلمانوں کی فتوحات کے بعد، جنوبی افریقہ میں اسلام تلوار کے ذریعہ نہیں بلکہ مدرسوں، کتابوں، مسجدوں، باہمی شادیوں، رشتوں اور تجارت کے ذریعے پہنچا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی فتوحات الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں۔

**آر وی سی بوڈلے THE MESSENGER(1954):** بیکن نے اپنے ایک مضمون ''بہادری'' میں جو ۱۵۹۷ء میں شائع ہوا، محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر الزام لگایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے عہد نامہ قدیم اور عہد نامہ جدید کے بہت سے جملے اپنی تعلیمات میں شامل کر کے (نعوذ باللہ) سرقے کا ارتکاب کیا تھا۔

اپنی ساری تحقیقی کاوشوں اور فضیلت کے باوجود بیکن کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر الزام لگاتے ہوئے مسیح اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا فرق بہت آسانی سے سمجھا جا سکتا ہے۔ مسیح کے بارے میں روایت ہے کہ شیطان آپ کو ایک پہاڑی پر لے گیا جہاں سے اس نے حضرت مسیح کو دنیا کی عظیم الشان حکومتوں اور بے بہا خزانوں کا منظر دکھا کر ترغیب دی کہ اگر وہ اپنا پیغام ترک کر دیں تو یہ سب حکومتیں اور یہ سب خزانے ان کے ہو سکتے ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی زندگی میں خدا نے

رات کے وقت اٹھایا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس عرش پر بلایا۔ یہ واقعہ دین اسلام میں واقعہ معراج کے نام سے منسوب ہے۔ان دونوں واقعات میں (خواہ آپ انہیں لی جنڈ کہیں) وہی فرق مسیح اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے۔

**برٹرینڈ رسل (WHY I AM NOT A CHRISTIAN?(pub.1961:** ''مذاہب عالم میں عیسائیت کو اس ضمن میں طرّہ امتیاز حاصل ہے کہ یہ سزا دینے کے لئے ہر وقت تیار رہتی ہے۔ بدھ مت ایک ایسا مذہب ہے جس میں سزا کا تصور ہی نہیں۔محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین توازن پر کھڑا ہے۔دور رسالت میں یہودیوں اور عیسائیوں کے ساتھ منصفانہ سلوک ہوتا رہا...... دور خلافت میں عیسائیوں اور یہودیوں کے ساتھ منصفانہ سلوک کی یہی روایت جاری رہی، جب کہ عیسائیوں نے ہمیشہ یہودیوں اور مسلمانوں پر مظالم ڈھائے۔روسی شہنشاہیت کے عیسائی ہوتے ہی یہودیوں کے خلاف مذہبی تحریک چلادی گئی۔مسلمانوں کے خلاف لڑی جانے والی عیسائیوں کی مقدس جنگیں____ مسلمانوں کے خلاف نفرت کا اظہار تھیں۔عیسائیت اور اس کے علمبرداروں نے ہمیشہ اسلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف باطل پروپیگنڈہ جاری رکھا ہے۔ جب کہ تاریخ ہمیں یہ بتاتی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک عظیم انسان اور فقید المثال مذہبی رہنما تھے۔وہ ایک ایسے دین کے بانی تھے جو بردباری، مساوات اور انصاف کی بنیاد پر کھڑا ہے۔''

**بی اسمتھ (MOHAMMAD AND MOHAMMADANISM(Pub.1874:** کسی مذہبی رہنما اور مذہب کی حقیقت کا اندازہ اس کے نام لیواؤں اور پیروکاروں کے اعمال سے لگایا جاتا ہے۔ہم دیکھتے ہیں کہ ۶۳۷ء میں خلیفہ ثانی عمرؓ کے زمانے میں یروشلم پر مسلمانوں کا قبضہ ہوا۔یروشلم میں کسی گھر یا مکان کو نقصان نہیں پہنچا۔میدانِ کارزار کے سوا یروشلم کے اندر خون کا ایک قطرہ بھی نہیں بہایا گیا۔ اتنا بھی خیال نہ آیا کہ عربی زبان میں عہد نامہ قدیم اور جدید کے تراجم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے دو صدیوں بعد ہوئے تھے۔

**ڈبلیو ڈبلیو کیش (THE EXPANSION OF ISLAM(1928:** مسیحی علماء (پادریوں، اسقفوں اور پوپوں تک) نے عیسائیوں کو یہ سکھایا کہ اگر ان سے کوئی گناہ سرزد ہوگیا ہے تو وہ ان کے پاس آئیں، ہدیہ پیش کریں اور معافی کا پروانہ حاصل کرلیں۔دراصل اس طرح انسانوں کو یہ تعلیم دی گئی کہ وہ براہ راست خدا کی طرف رجوع نہ کریں اور اس کی مخلوق کے مابین ایک اونچی اور ناقابل عبور فصیل کھڑی کردی گئی۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو انہوں نے انسانوں کو تعلیم دی کہ وہ خدا سے براہ راست تعلق قائم کرسکتے ہیں۔خدا اور اس کے بندوں کے درمیان حائل تمام پردوں کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہٹا دیا اور اس کے لئے کسی کو ہدیہ دینے کی ضرورت ہے نہ معاوضہ ادا کرنے کی......

**ای ڈرمنگھم:** یسوع مسیحؑ سے جب ایک متلاشی نے پوچھا کہ سیزر کے کارندے بھی اپنا ٹیکس طلب کرتے ہیں اور آپ بھی

اپنی اطاعت کا حصہ مانگتے ہیں تو ہم کیا کریں؟

مسیحؑ سے منسوب جواب عہد نامہ جدید میں یوں بیان کیا گیا ہے: ''سیزر کا حصہ سیزر کو اور میرا حصہ مجھے دو۔''

محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو دین لے کر آئے اور جن تعلیمات سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو سرفراز کیا، ان میں سمجھوتے بازی اور منافقت سرے سے موجود نہیں ہے۔ ان کا فرمان تھا:

''تمہارا جو کچھ ہے وہ تمہارے خدا کا ہے اور خدا کی بادشاہت میں کوئی دوسرا شریک نہیں۔''

**جے ڈیبی سپورٹ Apology For Mohammad and The Quran(Pub.1882):**

مذاہب میں جو واقعات اور لی جنڈز پائے جاتے ہیں، ان کے بارے میں یہ بحث کرنا ضروری نہیں کہ ان میں کس حد تک صداقت ہے۔ ان واقعات اور لی جنڈز کے کے حوالے سے جو چیز دیکھنے والی ہے وہ یہ ہے کہ اس مذہب کے بانی کے بارے میں جو لی جنڈ استوار ہوا، جس سے اس کے کردار کی عظمت ظاہر ہوتی ہو، وہ انسانی تخیل کے اعتبار سے کتنا عالی شان ہے۔ نماز کا وقت ہوا تو یروشلم کے اسقف نے انہیں گرجے میں نماز پڑھنے کی دعوت دی۔ عمرؓ نے یہ دعوت اس لئے قبول نہ کی کہ کہیں ان کے بعد ان کے جانشین اور عام مسلمان بھی وہاں نماز پڑھنے کا دعویٰ نہ کر بیٹھیں اور یوں دوسروں کے مذہبی امور میں مداخلت کا سبب بنیں۔

۱۰۹۹ء میں عیسائیوں نے یروشلم پر قبضہ کیا اور مسلمانوں کے گھروں اور املاک کی اینٹ سے اینٹ بجادی۔ تین روز تک مسلسل مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی گئی۔ ستر ہزار مسلمان بچے، بوڑھے، عورتیں اور جوان قتل کیے گئے۔ ان میں دس ہزار وہ تھے جنہیں مسجد عمرؓ میں ہلاک کیا گیا۔

جب مسلمانوں نے یروشلم فتح کیا تو وہ یہ ثابت کر رہے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے لئے فضل و رحمت بن کر آئے ہیں۔ اس کے بعد کی جنگوں میں بھی مسلمانوں نے اپنے مخالفوں کے مقابلے میں بہت زیادہ انصاف اور رحم دلی کا ثبوت دے کر مفتوحین پر ظلم وستم روا رکھنا گوارا نہ سمجھا۔ اس کی صرف ایک وجہ ہے کہ تعلیمات محمدی کی روح جاری وساری ہے، مؤثر اور ابدی ہے۔

**آرلینڈ او:** عیسائیت کا مسئلہ یہ ہے کہ وہ صرف اور صرف اسلام کو اپنا حریف سمجھتی ہے۔ عیسائیت یہودیت کو اقلیت کا مذہب سمجھتے ہوئے اپنا حریف نہیں سمجھتی۔ جہاں تک بدھ مت اور ہندو مت کا تعلق ہے تو یورپ میں ان کا اثر ونفوذ کبھی نہیں رہا بلکہ ایک طرح سے یورپ ان سے قطعی بیگانہ رہا۔ پورا شمالی افریقہ مسلمان ہوا اور اسی طرح اسپین ( آٹھ سو برس تک ) اور تھوڑے عرصے کے لئے ہی سہی سسلی بھی مسلمانوں کے قبضے میں رہا۔ اس کے علاوہ وہ سرزمینیں جہاں یہودیت اور عیسائیت نے جنم لیا تھا وہ بھی مسلمانوں کے ہاتھوں میں رہیں۔ اسی طرح قسطنطنیہ جو عیسائی سلطنت کا مشرقی مرکز تھا،

مسلمانوں کے پاس چلا گیا۔

عیسائیوں نے طویل عرصے تک جو صدیوں پر مشتمل ہے، قرآن، اسلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہر نوع کے جارحانہ اور باطل حربے آزما کر دیکھ لیے۔ یقیناً اس میں عیسائیت کو کامیابی بھی ہوئی۔ مسلمان حکومتوں پر عیسائی مملکتوں کا نو آبادیاتی تسلط بھی قائم رہا، لیکن روح محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دبایا نہ جا سکا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت اور تعلیمات اتنی جاندار ہیں کہ پوری عیسائی دنیا کی جدوجہد اور کوششوں کے باوجود اسے غیر مؤثر نہیں بنایا جسکا اور بیسویں صدی میں مسلمانوں میں نشأۃ ثانیہ کی تحریکوں نے پھر عیسائی دنیا کو متحیر اور پریشان کر دیا ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ گزشتہ کئی صدیوں میں مسلمان کتنے ہی مقہور، بے عمل اور ستم رسیدہ کیوں نہ رہے ہوں، وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان تعلیمات کی اہمیت اور صداقت میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات ہیں اور دنیا اگر اپنے جھگڑوں سے نجات حاصل کر کے امن کا گہوارہ بننا چاہتی ہے تو پھر اسے محمد کی صلی اللہ علیہ وسلم تعلیمات ہی پر عمل کرنا پڑے گا۔

**آر ڈبلیو سوڈن Western Views of Islam in Middle Ages(Pub.1962):** مغربی علماء اور دانشوروں کی لاعلمی اور جہالت اسلام کے بارے میں انتہا کو پہنچی ہوئی تھی۔ جن لاطینی دانشوروں اور مصنفوں سے کوئی سوال کرتا کہ ــــــ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون تھے اور انہیں ایسی فقید المثال کامیابیاں کیسے حاصل ہوئیں تو یہ لاطینی جواب دیتے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک جادوگر تھے (نعوذ باللہ) جنہوں نے اپنی ساحری سے افریقہ اور دوسرے ملکوں کے لوگوں کو مسلمان بنا لیا۔

ازمنۂ وسطیٰ کے ان نام نہاد دانشوروں اور اسلام دشمن علماء کی بوئی ہوئی فصل عیسائی دنیا کو آنے والی صدیوں میں کاٹنی پڑی۔ اسلام سے ان کی بے خبری اور لاعلمی نے ان سے جہالت کے ایسے کارنامے سرزد کروائے کہ ان کے ذکر سے جہاں ہنسی آتی ہے وہاں ندامت بھی محسوس ہوتی ہے۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ساحر کہنے والے...... آج یہ سوچنے پر مجبور ہو چکے ہیں کہ کیا دنیا نے ان جیسا کوئی دوسرا مذہبی رہنما پیدا کیا ہے؟

**اے جی لیونارڈ ISLAM(Pub.1909):** محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ کون سا ممتاز رویہ تھا جس نے انہیں سب سے منفرد بنا دیا؟ اس کے لئے ہمیں عیسائیت کی تاریخ کی طرف رجوع کرنا پڑے گا اور بطورِ خاص اس دور کا مطالعہ کرنا ہوگا جو تعزیرو مذہبی سزا کا دور کہلاتا ہے۔ مذہب کے نام پر عیسائیوں کے تعزیری اور احتسابی اداروں نے عیسائیت کا دامن بے گناہوں کے خون سے ایسا داغدار کر دیا کہ صدیاں گزر جانے کے باوجود یہ داغ مٹائے نہیں جا سکے۔ ذرا البیکینز والڈ

نیسز اور بارتھولومیو کے سیاہ کارناموں پر تو اک نگاہ ڈالیے۔

اس کے برعکس محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے رفیقوں اور پیروکاروں نے مذہبی سزاؤں کے ذریعے کسی غیر مسلم کو ظلم وستم کا نشانہ بنایا نہ اپنے دین کی سربلندی کے لئے انسانیت کا دامن انسانوں کے خون سے داغدار کیا۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی وہ خاص خوبی ہے جو انہیں دنیا کے تمام برگزیدہ انسانوں میں ممتاز کرتی ہے۔

**ایم ایم واٹ MOHAMMAD, PROPHET AND STATESMAN:** عیسائی دنیا نے جس شخص سے سب سے زیادہ نفرت کا اظہار کیا اور اسے ظلمت کا شہزادہ، (توبہ نعوذ باللہ) کا لقب دیا۔ دراصل وہی شخص ___ دنیا میں احترام کا سب سے زیادہ حقدار ہے۔

آج بھی عیسائیوں کو چاہیے کہ وہ صدیوں کی نفرت ختم کر کے حقائق اور صداقت کی روشنی میں حیات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مطالعہ کریں ___ انہیں بھول جانا چاہیے کہ اسلام ایک زمانے میں بازنطینی شہنشاہیت کا حریف بنا تھا۔ انہیں فراموش کر دینا چاہیے کہ ایشیائے کوچک پر مسلمانوں نے قبضہ کر لیا تھا۔ اسپین اور سسلی پر مسلمانوں کا اقتدار کبھی پورے یورپ اور مغربی دنیا کے لئے خطرہ بن گیا تھا۔

یہ جنگیں کیوں لڑی گئیں، یہ تاریخ کا ایک علیحدہ باب ہے، لیکن ان جنگوں کی وجہ سے دنیا کے سب سے قابلِ احترام اور برگزیدہ نبی سے نفرت کا جواز ڈھونڈنا ___ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ان عظمتوں اور خوبیوں کو جھٹلانے کے مترادف ہے جن کا ہمسر دنیا کا کوئی دوسرا انسان نہیں بن سکا۔

**جی ہکنز APOLOGY FOR MOHAMMAD:** کہاں ہیں وہ پوپ، آرچ بشپ آف کنٹربری اور کونسلز آف کانووکیشن، اسقف، پادری اور مسیحی قوانین بنانے والے...... جنہوں نے افریقہ میں غلامی کی اجازت دی، جنہوں نے حبشیوں کو غلام بنانا مذہب کے مطابق قرار دیا۔

آج ان کا کوئی نام نہیں جانتا۔ وہ تاریخ کی گرد میں لپٹے گمنامی کی نیند سو رہے ہیں۔ کوئی محقق یا مورخ ان کا نام گرد جھاڑ کر تلاش بھی کرتا ہے تو صرف اس لئے کہ وہ انہیں مطعون کر سکے اور ان کے بھیانک جرائم کا اظہار کر سکے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک نام ہے...... محمد صلی اللہ علیہ وسلم...... جس نے انسانیت کو رنگ اور نسل کی زنجیروں سے آزادی عطا کی۔ یہ نام...... روشن سے روشن تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اس نام کی تجلیات پوری دنیا میں پھیلتی چلی جا رہی ہیں۔

**مارگولیوتھ MOHAMMAD THE RISE OF ISLAM:** احتیاط لازم ہے...... محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت گزاری اور دینی ایثار پر کوئی حرف لگانے سے پہلے بہت کچھ سوچنے کی ضرورت ہے۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی پر ایک نگاہ ڈالیے اور اس کے ساتھ ساتھ ان سے پہلے پیغمبروں کی زندگی بھی

پیش نظر رکھیں۔۔۔۔۔اپنی اپنی جگہ قابل احترام ہونے کے باوجود ان سب پیغمبروں میں ایک بھی ایسا نہ تھا جس نے عبادت وطاعتِ خداوندی اور دینی ایثار میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسی مثال قائم کی ہو۔

**ای شاساؤ (جرمن اسکالر)** انسان اپنی محبت سے پہچانا جاتا ہے۔۔۔۔۔اور پیغمبر اپنے رفقاء اور حواریوں اور صحابہؓ کے حوالے سے۔۔۔۔۔پیغمبر کی تعلیم کا صحیح اثر دیکھنا ہو تو اس کے ان ساتھیوں کو دیکھے جنہوں نے اس کے ساتھ پیمانِ وفا باندھا اور اس کے مذہب پر سب سے پہلے ایمان لائے ہوں۔

عہد نامہ قدیم پر ایک نگاہ ڈالیے۔۔۔۔۔کیسے کیسے برگزیدہ نبی تھے اور ان کے مقرب اور ماننے والے کیسے کیسے منافق اور جھوٹے تھے۔ وہ مطالبہ کرتے تھے کہ اے نبی! اپنے خدا سے کہہ ہمیں اپنا چہرہ دکھا۔۔۔۔۔اے نبی! اپنے خدا سے کہہ ہمیں پیاز کی گٹھی کھانے کو دے۔۔۔۔۔ان میں وہ تھے جن کے پیروکاروں نے اپنے نبی کو اپنے ہاتھوں سے اذیتیں دیں اور خود ان کے لئے وبال بن گئے۔ ان میں وہ بھی تھے جو خدا سے دعاء مانگتے تھے کہ بار الہا! ان لوگوں میں ایک ایسا ہی شخص عنایت کر دے جو دل سے میرا مطیع ہو۔

اور ان میں وہ بھی تھے، جنہوں نے اپنے پیغمبروں کی تذلیل کی اور ان سے بے وفائی کی۔۔۔۔۔اور پھر مسیح کے حواریوں کو دیکھئے۔ پطرس اس کی محبت سے انکار کرتا اور مسیح پر نفرین بھیجتا ہے اور یہود نے مسیح کا سودا تیس روپوں میں کیا اور اپنے پیغمبروں سے غداری کی، مخبری کی اور اسے بیچ دیا۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیوں پر ایک نگاہ ڈالیے۔۔۔۔۔اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دینے والے، جن کا تکیہ کلام یہ تھا: ''اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر ہمارے ماں باپ قربان ہوں۔''

آخر یہ فرق کیوں تھا۔۔۔۔۔صاحبِ دل اور صاحبِ ضمیر انسانوں کے لئے اس میں غور وفکر کا بہت مواد موجود ہے۔ مختصر جواب تو یہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام میں ایسی تاثیر تھی، ان کی تعلیمات میں ایسی صداقت تھی کہ انہوں نے جاں نثاروں کو جنم دیا۔

**بی اسمتھ MOHAMMD AND MOHAMMDNISM(Pub.1874)**: دنیا میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسا دوست کوئی نہیں دکھائی دیتا جو اپنے ساتھیوں اور رفیقوں کے سچے دوست تھے۔

یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی عظیم ذات اور شخصیت کی وہ بے مثل کشش تھی کہ اسلام کے ابتدائی ایام میں ان کے گرد ایسے اصحاب جمع ہو گئے جو مکے کے سب سے بہترین افراد تھے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ (مطہرہ) بی بی عائشہؓ کے قول کے مطابق ''وہ بے حد شرمیلے تھے'' اس کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے پر کشش اور پر خلوص دوست تھے کہ جس سے ایک بار محبت اور دوستی کا رشتہ قائم کیا اسے ہمیشہ قائم رکھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم بے حد مہربان اور شفیق تھے۔ عفو درگزر سے کام لینا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا شیوہ تھا۔

میں نے اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت شروع کی جب میری عمر صرف آٹھ برس تھی"۔ یہ ان کے خادم حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے۔ "میں نے کئی بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت نقصان کیا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار بھی ڈانٹا نہ سزا دی۔"

ایک غیر ملکی سفیر جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے بعد میں اپنے تاثرات یوں بیان کیے "میں نے ایرانی خسروؤں اور یونانی ہرقلوں کو اپنے تاک سجائے تخت پر بیٹھے دیکھنے کا شرف حاصل کیا ہے، لیکن میں نے کبھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسا حکمران نہیں دیکھا جو اپنے جیسے لوگوں میں انہی کی طرح رہتے ہوئے ان کے دلوں پر حکمرانی کر رہے تھے۔

"عیسائی اصطلاحات میں بات کریں تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ذات میں جہاں قیصر تھے کہ حکمران مملکت تھے، وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم مذہبی رہنما کی حیثیت میں پوپ بھی تھے۔ ان کی ذات قیصر اور پوپ کا امتزاج تھی۔ لیکن وہ ایک ایسے پوپ تھے جن میں پوپوں جیسا طمطراق اور ظاہری دکھاوا نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قیصر تھے جس کی اپنی شاندار ذاتی فوج نہیں تھی۔ ان کا کوئی حفاظتی دستہ تھا، نہ محافظ...... ان کا کوئی محل تھا نہ وہ حکومت کے خزانے سے مقررہ یا من مانی رقم لیتے تھے۔"

اگر کسی انسان کے بارے میں کہا جا سکتا ہے کہ وہ رضائے الٰہی سے حکمرانی کر رہے تھے تو صرف اور صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کیونکہ ان کے پاس تمام اختیارات اور طاقت - دنیاوی اور مادی وسائل کے بغیر موجود تھی۔

وہ درباری خطابات و آداب اور ظاہری طمطراق سے ماوار اور بلند تر تھے۔ ان کی عظمت ان کی سادگی میں تھی۔ ان کی زندگی ایک کھلی کتاب تھی۔ دونوں جہان کی دولتیں ان کے لئے حاضر و موجود تھیں لیکن وہ اس دولت سے لطف اندوز ہونے کے لئے کبھی آمادہ نہ ہوئے۔ وہ لوگ جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ان کے حریف اور دشمن رہے اور انہیں ایذائیں پہنچاتے رہے اور حلقہ بگوش اسلام نہ ہوئے، وہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عجز و سادگی، انصاف، دیانت، تحمل، مشقت اور عفو درگزر کا کلمہ پڑھتے ملتے ہیں۔

**ای ڈرمنگھم LIFE OF MOHAMMAD(1930)**: خدا پر جو یقین اور ایمان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تھا، اس کی مثال تاریخ پیش نہیں کر سکتی، واقعہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار مدینہ جاتے ہوئے ایک درخت کے نیچے لیٹ کر سو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تلوار ایک درخت پر لٹکا دی تھی۔ اچانک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ کھلی اور دیکھا ایک اجنبی اپنی تلوار تانے چیخ رہا ہے۔ "کہو: اب تمہیں مجھ سے کون بچا سکتا ہے۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجنبی کے چہرے پر نگاہیں گاڑتے ہوئے بڑی نرمی سے جواب دیا "میرا خدا" بدو اجنبی اتنا حیرت زدہ اور ہراساں ہوا کہ اس کے ہاتھ سے تلوار گر گئی۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تلوار اٹھائی اور اس آدمی کی طرف تلوار سونت کر پوچھا: "اور کہو اب تمہیں کون بچائے گا؟" "آہ...... کوئی بھی نہیں" بدو نے بے بسی سے جواب دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلوار پھینک دی اور فرمایا: "سنو ___ خدا سے رحم کھانا سیکھو، وہ تمہاری حفاظت کرے گا۔" ☆...... ☆ (جاری ہے......